جائزہ

سمیع الحق

مدارسِ عربیہ

جائزہ مدارسِ عربیہ مغربی پاکستان (دوسرا ایڈیشن) مرتبہ حافظ نذر احمد صاحب صفحات ۷۲۰، قیمت ۱۸ روپے۔ پتہ مسلم اکاڈمی ۲۹/۱۸ محمد نگر علامہ اقبال روڈ، لاہور۔

اسلامی ہند کے مسلمانوں کی تعلیم و ثقافت کی حفاظت و ترویج میں مدارسِ عربیہ کا بنیادی حصہ ہے بحمداللہ علماء کرام کے مساعی اور دردمند مسلمانوں کے تعاون سے پاکستان کے اکثر چھوٹے بڑے دیہات اور شہروں میں مختلف مکاتب فکر کے مدارس کا ایک وسیع جال پھیلا ہوا ہے جہاں سے علوم اسلامیہ کی روشنی پھوٹ پھوٹ کر ہزاروں لاکھوں کے دل و دماغ کو ایمان و عرفان سے منور کر رہی ہے۔ ان مدارس کا تعمیرِ ملت میں اہم ترین مقام ہونے کے باوجود ان کے احوال و کوائف اور مجموعی تعداد سے عوام تو کجا خواص بھی پورے واقف نہیں تھے۔ ان مدارس کا باہمی تعارف اور مربوط ہونا تو دور کی بات تھی، جناب حافظ نذر احمد صاحب ایم اے جنہیں خدا نے تعلیمی مسائل سے خاص دلچسپی عطا کی ہے، کو حق تعالیٰ نے اس کام کی توفیق دی، انہوں نے دس بارہ سال قبل ایسے مدارس کا جائزہ لیا اور ۶۷۱ مدارس کی فہرست اور ۳۹۲ مدارس کے کوائف کتاب کے پہلے ایڈیشن میں جمع فرمائے، علمی حلقوں میں اس کاوش کا زبردست خیر مقدم ہوا، مگر نقش ثانی کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ جناب حافظ صاحب نے دوبارہ ایک جامع منصوبہ تیار کیا، ہزاروں خطوط، سوالناموں، اسفار اور مختلف وسائل کے ذریعہ مدارس کا کھوج لگایا اور زیرِ نظر ایڈیشن میں ۸۹۳ مدارس کی فہرست اور ۵۶۳ مدارس کے کوائف جمع کئے ——— احوال و کوائف میں ان مدارس کی مطبوعہ رپورٹوں اور فراہم کردہ مواد پر اعتماد کیا گیا ہے۔ حافظ صاحب نے اربابِ مدارس سے اپیل کی تھی کہ وہ اس بارہ میں نہ تو کسر نفسی اور اخفاء سے کام لیں، نہ مبالغہ آرائی سے اب اگر بعض رپورٹوں میں یہ چیزیں محسوس ہوں تو مؤلف اس سے بری الذمہ ہیں۔ حافظ صاحب سے جو کچھ ہو سکا اس عظیم اور وسیع کام کی شکل میں مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا۔ اور پورے حلقۂ مدارس سے فرض کفایہ ادا کر دیا۔ فجزاہم اللہ

عن سائر اھل العلم والمسلمین۔

فاضل مؤلف نے کتاب کو دس ابواب میں تقسیم کر کے پہلے چار ابواب میں صوبہ وار مدارس کے حالات جمع کئے بقیہ ابواب میں درسِ نظامی، قدیم نصاب میں اصلاح، طرزِ تعلیم، نظامِ تعلیم، دینی مدارس اور دینی تعلیم نظم ونسق، دار الکتب، مجلّات، تعلیمِ نسواں وغیرہ ابواب میں کئی اہم مباحث پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے، اعداد و شمار کے گرافوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۵۶۳ مدارس میں ۲۹۱ دیوبندی ۱۲۴ بریلوی ۴۷ اہلِ حدیث ۱۵ شیعہ اور ~~بلا تخصیص مسلک تعداد~~ ہے۔ قبل پاکستان مدارس کی تعداد ۱۳۷ تھی۔ اس کے بعد جائزہ کی رو سے یہ تعداد ۸۹۳ ہو چکی ہے۔ ان مدارس میں پنجاب میں طلباء کی تعداد ۲۱۴۶۵ ہے (اس کثرت کی وجہ شاید ملحقہ سکول اور کالجوں کی کثرت ہے) سرحد میں ۷۷۴۵، سندھ میں ۱۴۱۷۳، بلوچستان میں ۱۰۰۱ ہے۔ مغربی پاکستان کے طلبۂ مدارس کی کل تعداد پچھلی رپورٹ میں ۴۰۲۳۹ تھی۔ زیرِ نظر میں ۴۵۲۳۸ ہے اس میں مشرقی پاکستان کے ۲۸۶ اور بیرونِ ممالک کے ۱۳۴۰ طلبہ ہیں۔ ان مدارس کے کتب خانوں میں ۵ لاکھ چھ ہزار پانچ سو اکیاسی کتابیں ہیں جن میں اہم قلمی کتابیں ۴۶۵۴ ہیں، ۲۶ مدارس کی مہیا کردہ قلمی فہرستوں سے اہم کتابوں کی تفصیل بھی شریکِ کتاب ہے جبکہ اس سلسلہ میں مزید جدوجہد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ ان مدارس سے ۲۷ مجلّات یا جرائد شائع ہوتے ہیں جن کے پتے اور فون نمبر بھی درج ہیں۔

پچھلے سال ۱۳۹۱ھ میں ان مدارس کی سالانہ مجموعی آمدنی اکیاسی لاکھ ستاون ہزار چار سو چھ روپے تھی اور خرچ اٹھتّر لاکھ تریاسی ہزار تین روپے جس سے ایک طرف ملک کے درد منداہلِ خیر مسلمانوں کے دین کیلئے انفاق کا جذبہ عیاں ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی کہ اتنے وسیع و عریض علمی نظام میں کتنی کفایت شعاری اخلاص اور قناعت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ سرکاری سطح پر اتنا کام کم از کم دس کروڑ روپے میں پورا ہوتا۔ پھر اتنی رقم کے صلہ میں ملک کو ہزاروں علماء، حفاظ، قرّاء، مدرسین، مبلغین، ائمہ، خطباء کا مہیا ہونا نہ صرف تعجب انگیز بلکہ اسلام کا معجزہ معلوم ہوتا ہے۔ دار العلوم دیوبند کی مثال سامنے ہے اس نے پورے عالمِ اسلام کو کیا کچھ نہیں دیا ـــــ؟ مگر مہتمم دار العلوم دیوبند کی صد سالہ رپورٹ کی رُو سے ـ صد سالہ مدت میں ــــ فضلاء دار العلوم پر فی کس تیرہ سَو چودہ ۱۳۱۴/۱۵ روپیہ خرچ آیا۔ گویا اتنی رقم میں اشرف علی تھانوی جیسے حکیم الامۃ، حسین احمد مدنی جیسے شیخ الاسلام اور مجاہدِ اعظم تیار ہوئے، اور کیسے کیسے مرشدین و مصلحین، مصنفین، مدرسین، قائدین، مبلغین شعراء، حکماء ملتِ اسلامیہ کو میسّر آئے جس سے پوری اسلامی دنیا مالا مال ہو گئی۔[1]

ایک باب دینی مدارس اور دنیوی تعلیم کا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدارس سے درسِ نظامی کے علاوہ کالج، ہائی، مڈل اور پرائمری سکول کے شعبے بھی ملحق ہیں۔ ۹۰ مدارس میں السنۃ شرقیہ کے

---

[1] اس صد سالہ عرصہ میں فضلاء کی تعداد ۴۱۷ ہے اور مجموعی طلبہ کی ۶۵۲۷ ہے۔ ص "

امتحانات برائے یونیورسٹی کی تیاری کرائی جاتی ہے ان مدارس کے کل اساتذہ کی تعداد ۳۱۸۹ ہے جن میں ۲۲۳۱ مدارس عربیہ کے اور ۵۲۳ دیگر عصری ـــــ سندات کے حامل ہیں، اس بات ـــ سے یہ غلط فہمی زائل ہو سکتی ہے کہ مدارس عربیہ دینی تعلیم کے لئے مخصوص ہیں اور دنیوی تعلیم سے نفرت ہے. گو اہم ترین مقصد دینی تعلیم ہی ہونی چاہیئے، صنعتی فنی اور عصری علوم کے انتظامات ـــ ایک ـــ دنیا بھری پڑی ہے. اس لئے تبصرہ نگار کی رائے میں ان چیزوں کی حیثیت علماء اور ارباب مدارس کی نگاہ میں بہر حال ثانوی ہی رہنی چاہیئے. اور عصری تعلیم گاہوں میں اسلامی علوم کو اولین نہیں تو مساوی حیثیت بہر حال دینی چاہیئے. کجا کہ تیسرے درجہ میں بھی جگہ نہ ملے اپنے دانست کے مطابق درس نظامی کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کے بعد مصنف نے انصاف اور حقیقت بینی سے کام لیکر دعویٰ کے ساتھ کہا ہے کہ تمام سرکاری تعلیم گاہوں یونیورسٹیوں کے مقابلہ میں اب بھی درس نظامی زیادہ جامع دور رس متنوع اور ثروت نگاہی پر مبنی ہے. پھر اس کے دلائل لکھے ہیں. سرکاری نظام تعلیم میں یونیورسٹی کے امتحان میں بھی خلاصوں، کلیدوں بلکہ آزمائشی پرچوں کے رٹنے کا سہارا لیا جاتا ہے. مدارس عربیہ میں ایسی کسی چیز کی گنجائش نہیں یہاں مطالعہ کی وسعت اور گہرائی ہے، تعلیم عبادت سمجھی جاتی ہے. مقصد دین کی اشاعت اور رضائے الٰہی ہے جس نے طلبہ کو نشست و برخاست تدریس وغیرہ تمام امور میں اساتذہ اور بزرگوں کے ادب و احترام، عقیدت و عظمت میں رنگ دیا ہے. گو اب ایسی چیزیں نئے تمدن و تہذیب کی یلغار کی گرفت میں آنے لگی ہیں

مدارس عربیہ کی تنظیم ایک اہم ترین ضرورت ہے. جزوی طور پہ ایک حد تک وفاق المدارس العربیہ نے اس کی طرح بھی ڈالدی ہے، جسکی سرگرمیوں میں بدقسمتی سے دن بدن کمی آرہی ہے، فاضل مؤلف نے ایک باب میں اس کی ضرورت، امکانات، بنیاد، اور مشترک اقدار پہ روشنی ڈالی ہے. اس طرح مدارس کے ابنائے قدیم کا باہمی ربط وضبط اور تنظیم بھی ایک اہم ضرورت ہے. ایک مفید بات یہ معلوم ہو جاتی ہے. کہ درس نظامی کے ۲۰ علوم کی کل ۸۷ کتابوں کے صفحات کی تعداد اوسطاً ۱۷،۸۰ ہے.

ـــــ بہر حال یہ سب کچھ جائزہ مدارس عربیہ اور مصنف کی ہمہ جہتی مساعی کا ایک سرسری خاکہ ہے، ۷۲۰ صفحات پر پھیلی ہوئی یہ معلوماتی کتاب تمام علمی و فکری حلقوں بالخصوص مدارس عربیہ اور اس سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں کی معلومات کی ایک دنیا فراہم کرتی ہے. اور اہل علم و مدارس کو ایک نیا ولولہ جوش اور حوصلہ عطا کرتی ہے ـــــ واقعی مدارس اور مکاتب کی تعداد بلاشبہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے. خدا کرے مؤلف محترم بہت جلد نقش ثالث کی شکل میں اس سے بھی جامع اور مکمل جائزہ پیش کر سکیں ان سے خدا نے اس سلسلہ میں ایک فرد کا نہیں بلکہ ایک ادارے اور اکیڈمی کا کام لیا ہے. ■■